ماہِ قرآن رمضان المبارک میں امّت محبوبِ رحمٰن کو پہنچائیں،

پیغامِ قرآن اور فرامینِ شاہِ دو جہان

درسِ قرآن و حدیث

پیشکش

علامہ راشد علی عطاری مدنی

درس نمبر:08

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

خلاصہ پارہ 08

مع درسِ حدیث

پیشکش

علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : خلاصہ پارہ 08 مع درسِ حدیث

مرتب : علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 29

اشاعت اوّل: مارچ 2024ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

اس فائل میں آٹھویں پارے کا خلاصہ ہے جسے آپ تراویح

کے بعد صرف 10 منٹ میں بیان کر سکتے ہیں

اس کے بعد دو احادیثِ قدسیہ ہیں اور ایک حدیثِ نبوی ہے

ان کا درس آپ بعدِ عصر یا فجر میں اپنی سہولت سے دے سکتے

ہیں

ہماری فائل پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ اختتام رمضان پر

مکمل قرآن پاک کا مختصر خلاصہ

ایک اربعین احادیثِ قدسیہ (امام غزالی)

اور ایک اربعین احادیث نبویہ (علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی)

پڑھنے اور سنانے کی سعادت پائیں گے۔ ان شاء اللہ

خلاصہ پارہ:08

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الصلوة والسلام عليك يارسو ل الله

نوٹ: یہ خلاصہ مفتی اعظم پاکستان، مفتی منیب الرحمٰن صاحب کے خلاصہ مضامین قرآن سے ہی لیا گیا ہے البتہ خلاصہ دَر خلاصہ اسی سے مختصر کیا گیا ہے۔

آٹھواں پارے کا ابتدائی حصہ بقیہ سورۃ الانعام پر مشتمل ہے

رسول کریم ﷺ سے کفار طرح طرح کے مطالبے کرتے تھے کہ ہم اس وقت ایمان لائیں گے' جب فرشتے ہمارے پاس اتر کر آئیں یا برزخ وآخرت کے بارے میں آپ جو باتیں ہمیں بتاتے ہیں' ہمارے جو لوگ مر چکے ہیں' وہ زندہ ہو کر آئیں اور آپ کے دعووں کی تصدیق کریں' قرآن نے بتایا کہ اُن کی یہ ساری باتیں جہل پر مبنی اور انکارِ حق کے لئے محض بہانے بازی ہے۔

سورۃ الانعام کی آیات 117-118 میں فرمایا: جس (حلال جانور) پر ذِبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو' اُسے کھاؤ' جو حرام چیزیں ہیں' انہیں تمہارے لئے تفصیل سے بیان کر دیا گیا' صرف حالتِ اضطرار میں اور

وہ بھی بقدرِ بقائے حیات کھانے کی اجازت ہے۔

مزید فرمایا: جس ذبیحے پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو' اُسے نہ کھاؤ۔

آیات 130,131 میں اتمامِ حُجّت کیلئے فرمایا: "اے جنّات اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے' جو تم پر میری آیات بیان کرتے تھے اور تمہیں اس (قیامت کے) دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم خود اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں اور اُنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ (یہ گواہی اس وجہ سے دی گئی کہ) آپ کا رب بستیوں کو ظلماً ہلاک کرنے والا نہیں ہے"۔

آیات 142 تا 146 میں اللہ تعالٰی نے پھلوں' کھیتوں اور جانوروں کے ذریعے عطا کی جانے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا کہ " اللہ کی ان نعمتوں کو کھاؤ' اسراف نہ کرو اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو' پھلوں اور کھیتوں کی پیداوار میں اللہ تعالٰی کے حق (عُشر یا نصف عُشر) کو ادا کرو"

پھر فرمایا کہ "یہود کی سرکشی کی وجہ سے ناخن والے جانوروں اور گائے اور بکری کی چربی کو ان پر حرام کر دیا گیا تھا' انہوں نے اسے پگھلایا اور فروخت کر دیا"۔

آیت 148 میں ہر دور کے منکرین کے ایک نفسیاتی حربے کو بیان کیا کہ وہ جو کچھ بھی کررہے ہیں' یہ اللہ کی مشیت ہے' اگر وہ نہ چاہتا تو ہم یہ سب کچھ نہ کرپاتے۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور اس کی رِضا اور ہے' مثلاً: مجرم کو سزا دینا اس کی مشیت ہے' لیکن اس کی رِضا اس میں ہے کہ کوئی اس کی نافرمانی نہ کرے۔ اگر سب کو جبری طور پر اطاعت کے راستے پر ڈالنا اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی' تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کی حکم عدولی کرے۔

آیات 152 تا 154 میں فرمایا کہ (1) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' (2) والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو' (3) تنگ دستی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو' (4) ظاہر و مستور فحاشی سے اجتناب کرو' (5) قتلِ ناحق نہ کرو' (6) یتیم کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ' (7) لین دین میں ناپ تول پورا کرو' (8) بلا تمیز سب کے ساتھ انصاف کرو (9) اور اللہ سے کئے گئے عہد کی پاسداری کرو؛ چونکہ یہ نو اَحکامِ شرعیہ ہی دینِ اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب ہیں اور باقی تمام شرعی اَحکام انہی پر منحصر ہیں' اسی لئے فرمایا: "یہی سیدھا راستہ

ہے فرقہ بندی چھوڑ کر اسی کی پیروی کرو اور کتابِ الٰہی کے اَحکام کو ملحوظ رکھو"۔

آیات:164,163 میں حقیقتِ ایمان اور روحِ ایمان اور مسلمان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:"(اے رسول!) کہہ دیجئے کہ میری نماز'میری قربانی'میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لئے ہے'اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیاہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں"۔

سورۃ الاعراف

ابتداء میں ہی نزولِ قرآن کا مقصد بیان فرمایا گیا کہ اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اُتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے اس لیے کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت،

اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو

آیت :8 میں بتایا کہ قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جانا حق ہے اور جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا'وہی فلاح پانے والے اور کامیاب

ہیں اور جن کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو گا' وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

آیات: 11 تا 27 میں آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ بیان ہوا کہ جب ابلیس نے اللہ کے حکم پر آدم کو سجدہ نہ کیا' تو ربِ ذوالجلال نے اس سے پوچھا کہ تو نے میرے حکم کے باوجود سجدہ کیوں نہ کیا۔ اس نے اپنی سرکشی کا جواز عقلی دلیل سے پیش کیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں' انہیں مٹی سے پیدا کیا گیا ہے' میرا جوہرِ تخلیق آگ ہے اور آگ لطیف ہونے کی بنا پر مٹی سے افضل ہے۔ تکبر کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو رسوا کر کے مقامِ عزت سے نکال دیا۔

آیت: 26,27 میں اللہ تعالیٰ نے مقصدِ لباس بیان فرمایا کہ ہم نے بنی آدم پر لباس اس لئے اتارا کہ ان کی ستر پوشی ہو اور سامانِ زینت ہو اور سب سے بہتر لباس تو تقویٰ ہے' پھر بنی آدم کو متنبہ کیا گیا کہ شیطان کے مکر و فریب میں نہ آئیں' اس کو یہ ملکہ دیا گیا ہے کہ وہ تمہیں ہر جہت سے دیکھ سکتا ہے۔

بے حیائی کے حرام ہونے کا فرمایا۔

آیت: 57 میں اللہ تعالیٰ نے بارانِ رحمت کے نظام کے بارے میں بتایا

کہ اس کے حکم سے ہوائیں پانی سے بھرے بادلوں کو اُٹھا کر لے جاتی ہیں اور بنجر زمین پر برسا کر اس میں اللہ کی نعمتیں پیدا کر دیتی ہیں' پھر فرمایا کہ اچھی زمین اللہ کے حکم سے سبزہ اگاتی ہے اور خراب زمین باغ وبہار نہیں لاتی۔

آیت:59 تا 87 مختلف انبیائے کرام کے تشریف لانے، ان کے اپنی اقوام کو نیکی کی دعوت دینے اور مکالمہ کا ذکر ہے۔

حضرت نوح کی قوم کے سرداروں نے کہا: "(معاذاللہ) آپ کھلی گمراہی میں ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو اللہ کا رسول ہوں اور میرا کام تمہاری خیر خواہی اور تم تک دعوتِ حق کو پہچانا ہے"۔

قومِ عاد نے بھی اللہ کے نبی پر طعن کیا کہ (معاذاللہ) آپ حماقت میں مبتلا ہیں' پھر ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو وہی جواب دیا' جو حضرت نوح نے اپنی قوم کو دیا تھا۔ حضرت ہود نے قومِ عاد کو انعاماتِ الٰہیہ کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی' اُن کے انکار کے سبب اُن پر اللہ کا عذاب اور غضب نازل ہوا' اللہ نے حضرتِ ہود اور ان کے ساتھیوں کو نجات

دی۔

قومِ ثمود کے لوگ بڑے طاقت ور تھے اور یہ پہاڑوں کو تراش کر ان میں گھر بناتے تھے' گویا ان کو اپنی طاقت پر ناز تھا' پھر قومِ ثمود نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی اور حضرت صالح کو معجزے کے طور پر دی گئی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں' اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکشی کی سزا اس طرح دی کہ ان پر رات کو زلزلے کا عذاب آیا اور صبح کو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

حضرت لوط اور ان کی قوم کا ذکر ہے کہ وہ بے حیائی میں اپنے زمانے کے سب لوگوں پر سبقت لے گئے' وہ اپنی جنسی خواہش کو غیر فطری طریقے سے پورا کرتے تھے اور جب اللہ کے نبی عذاب کا ڈر سناتے تو وہ اسے مذاق سمجھتے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا' آسمان سے پتھر برسائے اور اس طرح ان کا نام ونشان مٹا دیا گیا' یہاں تک کہ حضرت لوط علیہ السلام کی وہ بیوی' جو قومِ لوط کی ہم خیال تھی' وہ بھی عذاب سے نہ بچ سکی' صرف حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھ قبیلے کے چند نیکو کار لوگ ہی محفوظ رہے۔

قومِ مدین کا ذکر ہے کہ وہ ناپ تول میں ڈنڈی مارتے اور دوسروں کو چیزیں کم تول کر دیتے تھے اور راستے میں بیٹھ کر اہلِ ایمان کو ڈراتے اور انہیں راہِ راست سے روکتے۔ انہیں بھی کہا گیا کہ فساد فی الارض سے باز آجاؤ اور اپنے سے پہلی سرکش امتوں کا انجام دیکھ لو۔

شعیب علیہ السلام کی قوم کے سرکش سرداروں نے دھمکی دی کہ اے شعیب! ہمارے دین کی طرف پلٹ آؤ' ورنہ ہم تمہیں اور تمہارے پیروکاروں کو جلاوطن کر دیں گے۔

شعیب علیہ السلام نے اللہ سے التجا کی کہ اے اللہ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے' پھر اُن پر قومِ ثمود کی طرح عذاب نازل ہوا اور وہ ایسے نیست ونابود ہوئے کہ جیسے کچھ تھا ہی نہیں۔

خلاصہ دَر خلاصہ

جو دین کی بات نہیں ماننا چاہتا وہ فرشتے اترتے دیکھ کر یا مردوں کو بولتا سن کر بھی نہیں مانے گا۔

جس (حلال جانور) پر ذِبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو' اُسے کھاؤ' جس ذبیحے پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو' اُسے نہ کھاؤ۔

صرف حالتِ اضطرار میں اور وہ بھی بقدرِ بقائے حیات کھانے کی اجازت ہے۔

اللہ کی ان نعمتوں کو کھاؤ' اسراف نہ کرو اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو'

پھلوں اور کھیتوں کی پیداوار میں اللہ تعالیٰ کے حق (عُشر یا نصف عُشر) کو ادا کرو"

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ'

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو'

تنگ دستی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو'

ظاہر و مستور فحاشی سے اجتناب کرو'

قتلِ ناحق نہ کرو'

یتیم کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ'

لین دین میں ناپ تول پورا کرو'

بلا تمیز سب کے ساتھ انصاف کرو

اللہ سے کئے گئے عہد کی پاسداری کرو؛

کتابِ الٰہی کے اَحکام کو ملحوظ رکھو"۔

اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو

قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جانا حق ہے اور جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا' وہی فلاح پانے والے اور کامیاب ہیں اور جن کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو گا' وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

تکبر کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو رسوا کر کے مقامِ عزت سے نکال دیا۔

مقصدِ لباس: ہم نے بنی آدم پر لباس اس لئے اتارا کہ ان کی ستر پوشی ہو اور سامانِ زینت ہو اور سب سے بہتر لباس تو تقویٰ ہے'

شیطان کے مکرو فریب میں نہ آئیں ' اس کو یہ ملکہ دیا گیا ہے کہ وہ تمہیں ہر جہت سے دیکھ سکتا ہے۔

اچھی زمین اللہ کے حکم سے سبزہ اگاتی ہے اور خراب زمین باغ و بہار نہیں لاتی۔

قوم لوط بے حیائی میں اپنے زمانے کے سب لوگوں پر سبقت لے گئے' وہ اپنی جنسی خواہش کو غیر فطری طریقے سے پورا کرتے تھے اور جب اللہ کے نبی عذاب کاڈرسناتے تو وہ اسے مذاق سمجھتے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا' آسمان سے پتھر برسائے اور اس طرح ان کا نام ونشان مٹا دیا گیا' یہاں تک کہ حضرت لوط علیہ السلام کی وہ بیوی' جو قومِ لوط کی ہم خیال تھی' وہ بھی عذاب سے نہ بچ سکی' صرف حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھ قبیلے کے چند نیکو کار لوگ ہی محفوظ رہے۔

قومِ مَدیَن ناپ تول میں ڈنڈی مارتے اور دوسروں کو چیزیں کم تول کر دیتے تھے اور راستے میں بیٹھ کر اہلِ ایمان کو ڈراتے اور انہیں راہِ راست سے روکتے۔ انہیں بھی کہا گیا کہ فساد فی الارض سے باز آجاؤ اور اپنے سے پہلی سرکش امتوں کا انجام دیکھ لو۔

درسِ حدیثِ قدسی

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدُسِیَّۃ

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

اللہ کریم نے جس طرح قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں، اسی طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان حق ترجمان سے **"اَحادیث قدسیہ"** میں بھی نصیحتیں فرمائی ہیں۔

جس حدیث شریف کو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسے **حدیثِ قدسی** کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۸۰ ملخصًا)

حدیث قدسی 15: سب سے بہترین توشہ

يقول اللّٰه تعالى: "يا بن آدم! إن صلح دينكم ولحمكم ودمكم، صلح عملكم ولحمكم ودمكم، وإن فسد دينكم فسد عملكم ولحمكم ودمكم فلا تكن كالمصباح يحرق نفسه ويضيء للنّاس، وأخرج حبّ الدّنيا من قلبك، فإنّي لا أجمع حبّ الدّنيا وحبّي في قلب واحد أبدا، وارفق بنفسك في جمع الرّزق، فإنّ الرّزق مقسوم، والحريص محروم، والبخيل مذموم، والنّعمة لا تدوم، والاستقصاء شؤم، والأجل معلوم، والحقّ معلوم، وخير حكمة اللّٰه الخشوع، وخير الغناء القناعة، وخير الزّاد التّقوى، وخير ما أتى في القلوب اليقين، وخير ما أعطيتم العافية»." : "

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **"اے ابن آدم!** اگر تیرا دِین دُرست رہاتو تیرا عمل، تیرا گوشت اور تیرا خون بھی دُرست رہے گا اور اگر تیرے دِین میں بگاڑ پیدا ہو گیا تو تیرا عمل، تیرا گوشت اور تیرا خون بگڑ جائے

گا۔ پس تو اس چراغ کی طرح نہ ہو جانا جو خود کو جلا کر لوگوں کو روشنی مہیا کرتا ہے۔ اپنے دِل سے دُنیا کی محبت نکال دے کیونکہ میں کسی دِل میں دُنیا اور اپنی محبت کبھی جمع نہیں کرتا۔ رزق جمع کرنے کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ نرمی سے پیش آ کیونکہ رزق لکھا جا چکا ہے۔ حریص محروم اور بخیل، قابلِ مذمت ہے۔ نعمت ہمیشہ نہیں رہتی، (بغیر کسی شرعی وجہ کے) چھان بین کرنا نحوست، موت برحق، حق جانا پہچانا ہے، سب سے اچھی حکمت خشوع، سب سے عمدہ غنا (یعنی تونگری) قناعت اور سب سے بہترین توشہ تقویٰ ہے۔ دِل میں آنے والی سب سے بہترین چیز یقین ہے اور تمہیں عطا کردہ نعمتوں میں سے سب سے بہترین نعمت عافیت ہے۔"

حدیث قدسی 16: ابن آدم کی مثال

يقول اللّٰہ تعالی: "يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ ما لا تَفْعَلُونَ، [سورة الصف: ٢] وكم تقولون وتخلفون، وكم تنهون عمّا لستم عنه تنتهون، وكم تأمرون ولا تفعلون، وكم تجمعون ما لا تأكلون، وكم توبة يوما بعد يوم تؤخّرون، عاما بعد عام ثمّ لم تنظرون، أ عندكم من الموت أمان؟ أم بيدكم براءة من النّار؟ أم تحقّقتم الفوز بالجنان؟ أم بينكم وبين الرّحمن رحمة؟ أبطرتكم النّعم، وأفسدكم الإحسان، وغرّكم من الدّنيا طول الأمل. ولا تغتنموا الصّحّة والسّلامة، فأيّامكم معلومة، وأنفاسكم معدودة، وقدّموا لأنفسكم لما بقي في أيديكم. يا بن آدم! إنك تقدم على عملك، وإنّ كلّ يوم يهدم من عمرك، من يوم خرجت من بطن أمّك، وتدنو كلّ يوم من قبرك حتّى تدخله. يا بن آدم! مثلكم في الدّنيا كمثل الذّباب، كلّما وقع في العسل انتشب فيه، فكذلك

أنت، لا تكن كالحطب الّذي يحرق نفسه لغيره بالنّار" " .

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲) (پ۲۸، الصف:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔

تم بہت کچھ کہتے ہو لیکن خود اس کے خلاف کرتے ہو۔ کتنی ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے لوگوں کو تو منع کرتے ہو لیکن خود اُن سے باز نہیں آتے؟

☆... کتنی ایسی باتیں ہیں کہ جن کا حکم تو دیتے ہو لیکن خود اُن پر عمل نہیں کرتے؟

☆... کتنا کچھ جمع کرتے ہو مگر کھاتے نہیں ہو؟

☆... توبہ کے کتنے مواقع ایسے ہیں کہ جنہیں ہر روز ٹال دیتے ہو؟ بلکہ سالہا سال تک مؤخر کرتے رہتے ہو پھر تمہیں مہلت نہیں

دی جائے گی۔

☆...کیا تمہیں موت سے امان حاصل ہو چکا ہے؟

☆...کیا جہنم سے آزادی تمہارے ہاتھ میں ہے؟

☆...کیا جنتوں کی کامیابی کا تمہیں یقین حاصل ہو گیا ہے؟

☆...کیا تمہارے اور رحمن عَزَّوَجَلَّ کے درمیان رحمت و مغفرت کا معاہدہ ہو چکا ہے؟

نعمتوں نے تمہیں ناشکرا کر دیا، احسان و بھلائی نے تمہیں بگاڑ دیا اور دُنیا کی لمبی امید نے تمہیں دھوکے میں مبتلا کر دیا۔ تم نے صحت و سلامتی کو غنیمت نہ جانا پس تمہارے دن مقرر اور تمہاری سانسیں گنی چنی رہ گئی ہیں، لہٰذا تمہارے ہاتھوں میں جو کچھ باقی ہے اسے (اپنی نجات کے لئے) آگے بھیج دو۔

اے ابن آدم! تو اپنے کام میں متوجہ ہے حالانکہ تیری پیدائش کے دن سے ہر روز تیری عمر گھٹتی جا رہی ہے

اور تو ہر روز اپنی قبر کے قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے عنقریب تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

اے ابن آدم! دُنیا میں تمہاری مثال مکھی کی سی ہے کہ جب بھی وہ شہد پر گرتی ہے تو اس میں پھنس کر رہ جاتی ہے، تمہارا بھی یہی حال ہے۔ تم اس لکڑی کی طرح نہ بن جانا جو خود کو جلا کر دوسروں کو روشنی مہیا کرتی ہے۔“

☆☆☆☆☆☆

درسِ حدیث نبوی ﷺ

حدیث:۸

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللهِ[1]

(بخاری، ج۱، باب من یرد اللہ، ص۱۶)

ترجمہ: حُمَیْد بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحالت خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور اس امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی، ان کے مخالفین ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے

یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے۔

شرحِ حدیث: اس حدیث کے تین جزو ہیں۔ پہلے جزو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو دین میں ”فَقِیۡہ“ بناتا ہے یعنی اس کو اتنا علم عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنی علمی بصیرت سے دین کو ایمانی مَعۡرِفت کے ساتھ سمجھنے لگتا ہے تو پھر یہ سمجھ لینا چاہیئے بلکہ یقین کر لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ساتھ بھلائی فرمانے کا ارادہ فرمالیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنے اور خیر عطا فرمانے کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کا علم اور دین کو سمجھنے کا فہم عطا فرماتا ہے۔

اس حدیث کا دوسرا جُزۡوُ یہ ہے کہ میں خدا کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ نعمتوں کا عطا فرمانے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتوں کی تقسیم میرے سپرد فرمائیی ہے اس لئے میرے وسیلہ اور

واسطے کے بغیر کسی کو خدا کی کوئی نعمت نہیں مل سکتی۔

اس حدیث کا تیسرا جُزوُیہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک غیب کی خبر دے رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ہر دور کے اندر ایک جماعت ایسی ضرور رہے گی جو ہمیشہ اور ہر حال میں دین پر پوری اِستِقامت کے ساتھ قائم رہے گی اور اس کے مخالفین لاکھ اس کو نقصان پہنچانا چاہیں مگر ان لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور ہزاروں ظلم وجَور کے باوجود بال برابر بھی اس جماعت کو صراط مستقیم سے نہ ہٹا سکیں گے۔

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923208324094

Become A Writer
HADI
Research Institute

رمضان الکریم

10 روزہ

دنیائے اسلام کا منفرد اعتکاف

الاعتکاف العلمی

عشرہ اخیرہ

الحمدللہ ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل کے تحت گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی 10 روزہ علمی اعتکاف ہو رہا ہے۔

الاعتکاف العلمی کے اہم اہداف

- تفسیر کی اہم کتاب کی تحقیق وتخریج مع مکمل ٹریننگ
- کتاب کی ان شاء اللہ اشاعت
- ایک اہم فقہی انسائیکلوپیڈیا کا اشاریہ کی ترتیب
- فن اشاریہ سازی کی مکمل ٹریننگ
- کمپیوٹر میں مقالہ وکتاب لکھنے کی لازمی ٹریننگ
- تحقیق کی منتظر کتابوں کا تعارف
- فن تحقیق وتخریج کی اہم نشستیں ہوں گی
- قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ
- فن تخریج حدیث
- فن تخلیق موضوع/عنوان سازی
- فن حاشیہ نگاری واشاریہ سازی
- مصادرِ علومِ اسلامیہ

اور اس کے علاوہ بہت ساری اہم تربیتی نشستیں شامل رہیں گی ان شاء اللہ

رجسٹریشن کی آخری تاریخ 19 واں روزہ

اعتکاف میں سحری وافطاری ان شاء اللہ ادارے کی طرف سے

زیرِ نگرانی وتربیت

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

شرائط

- لیپ ٹاپ لانا لازمی ہے۔
- درسِ نظامی مکمل ہو یا جاری ہو۔
- کم از کم لغت دیکھ کر عربی کا اردو ترجمہ کر سکتے ہوں۔
- جو احباب اعتکاف نہیں کر سکتے لیکن سیکھنے کے لیے آنا چاہیں تو وہ بھی رابطہ کر سکتے ہیں

اعتکاف یا صرف نشستوں میں شرکت کے خواہشمند "اعتکاف" لکھ کر واٹس اپ کریں ONLY WHATSAPP : +92320-8324094

جامع مسجد فاروقِ اعظم شاہجہانی نشتر بستی، پی آئی بی کالونی، کراچی نزد مکتبہ غوثیہ

رمضان المبارک کے بعد بہت ہی اہم دورۂ حدیث شریف شروع ہو گا
نصاب میں 14 کتب حدیث کی احادیث حذفِ تکرار کے ساتھ شامل
دورۂ حدیث شریف کا دورانیہ ایک سال ہو گا۔
شوال المکرم 1445ھ تا شعبان المعظم 1446ھ
شرکاء کو اختتام پر ان شاءاللہ سندِ حدیث اور اجازات بھی دی جائیں گی

دورۂ حدیث شریف میں شامل کتبِ حدیث

1- صحيح البخاري،،2- صحيح مسلم،،3- سنن أبي داود،،4- جامع الترمذي،
5- سنن النسائي،،6- موطأ مالک،،7- سنن ابن ماجہ،،8- مسند أحمد،
9 سنن الدارمی،،10- السنن الکبری للبیهقی،، 11 صحیح ابن خزیمہ،،
12 صحیح ابن حبان،،13- مستدرک الحاکم،،14- الأحادیث المختارۃ

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
https://wa.me/923208324094

Become A Writer
HADI
Research Institute

30 روزہ انتہائی علمی وفکری

ایم فل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور علوم قرآنیہ پر مضامین ومقالات لکھنے کے شائقین کے لیے انتہائی اہم

موضوعاتی دورہ قرآن

Thematic Study of Quran

کورس کے اہم نکات

- مکمل قرآن کریم کا موضوعاتی دورہ
- پارہ اول کی ہر آیت سے ممکنہ عنوانات کی تجاویز
- بقیہ پاروں کے ہر رکوع سے ممکنہ تحقیقی موضوعات کی تجاویز
- قرآنی سورتوں کے مرکزی مضامین کا جائزہ
- مکی ومدنی آیات کے اسلوبِ بیان کا جائزہ
- سورتوں کے افتتاحات وخواتیم کا جائزہ

داخلہ وکلاس کی تفصیل

- یکم تا تیس رمضان المبارک
- 11مارچ تا 10اپریل
- کلاس روزانہ رات پاکستانی وقت
- 10:30 تا 11:30
- کلاس آن لائن زوم پر
- روزانہ کی ریکارڈنگ واٹس اپ
- اختتام پر سرٹیفکیٹ

داخلہ فیس انتہائی کم

پاکستان: 1000روپے

یوکے ودیگر: 10پاؤنڈ

ہندوستان: 500روپے

مدرس

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

داخلہ کے لیے دورہ قرآن لکھ کر واٹس اپ کریں

ONLY WHATSAPP : +92320-8324094